ملا معاویہ حنفی

افغانستان میں این جی اوز کا کردار

گزشتہ دنوں کابل افغانستان سے ایک امریکن این جی او "پارسا" کی عیسائی ڈائریکٹر "میری میکمیکن" کو رفاہی طبی امداد کی آڑ میں عیسائیت کی تبلیغ، مغرب کے آزادانہ ماحول کے پرچار اور امارت اسلامیہ کی جاسوسی کے جرم میں طالبان نے ملک بدر کر دیا تو پوری دنیا کا عیسائی میڈیا چیخ اٹھا اور اس نے امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف پراپیگنڈہ محاذ کھول لیا، خاص طور پر امریکہ اس مکروہ پراپیگنڈہ میں پیش پیش رہا۔ یہ نئی بات نہیں، اس سے قبل بھی کئی مرتبہ ایسا ہو چکا ہے کہ طالبان نے ملکی سلامتی کے پیش نظر جب بھی شرپسند اور مفسد عناصر کے خلاف کارروائی کی تو اسے عالمی میڈیا پر اچھالا گیا۔

افغانستان میں رفاہی کاموں کی آڑ میں مغربیت اور عیسائیت کی تبلیغ کب شروع ہوئی، اور اس کے آئندہ نتائج کیا رہے اور اس ضمن میں افغانستان ہولناک تباہی سے کس طرح دوچار ہوا، ان سوالات کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں ذرا پیچھے جانا ہوگا۔

افغانستان میں معاشرتی تباہی کی ابتدا ایک عیسائی خاتون ڈاکٹر اینا میری گیڈ (Anna Maria Grade) سے ہوئی جو ڈنمارک سے افغانستان میں امیر امان اللہ خان کے دور میں وارد ہوئی۔ اس وقت پورے افغانستان میں کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں تھی، سب مرد ڈاکٹر تھے، ڈاکٹر میری گیڈ نے کابل میں افغان خواتین کی طبی امداد کے لئے ایک "زچہ بچہ مرکز صحت" قائم کیا جہاں اس کے پاس بڑی تعداد میں برقع پوش خواتین طبی امداد کے حصول کے لئے آنے لگیں، ساتھ ہی میری گیڈ نے بعض معزز گھرانوں کی خواتین کو طبی امداد کی تربیت دینا شروع کر دی۔ یہاں مذکورہ خاتون ڈاکٹر نے محض پیشہ وارانہ تربیت دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے پاس آنے والی خواتین کو مغربی نظریات کی تبلیغ بھی شروع کر دی۔ انہیں آہستہ آہستہ اس بات کی طرف راغب کیا کہ پردہ ایک دقیانوسی چیز ہے، عورتیں بھی مردوں کی طرح روزی کما سکتی ہے، عورت کی ذات نہایت اہم ہے، وہ صرف خانہ داری امور کے لئے پیدا نہیں ہوئی وغیرہ وغیرہ۔

ڈاکٹر اینا میری گیڈ کی افغان معاشرے میں نقب زنی کا اثر یہ ہوا کہ چند سالوں میں کابل کے اندر حیا باختہ خواتین کی ایک بڑی تعداد نے شرم و حیا کا پردہ اتار پھینکا اور کھلے چہرے کے ساتھ بازاروں میں آنے جانے لگیں۔ چونکہ ان میں افغانستان کے معزز گھرانوں اور شاہی خاندان کی عورتیں بھی شامل تھیں۔ اس لئے نچلے طبقے کی عورتوں نے بھی ان کی پیروی شروع کر دی۔ یوں مغربی ایجنسیوں کی پروردہ ڈاکٹر میری گیڈ کی شیطانی محنت کا ایک مرحلہ مکمل ہو گیا اور بتدریج مغربی تہذیب و ثقافت اور اس کا آزادانہ کلچر پروان چڑھنے لگا۔ افغان خواتین کھلے عام تعدد ازواج، تمام مردوں کے حق طلاق، پردہ کے شرعی حکم اور سرکاری اداروں میں عورتوں کی ملازمت کے متعلق رائے زنی کرنے لگیں۔ یہاں مغربی این جی اوز کی خفیہ تبلیغ کی بدولت ایک شاہی فرمان کی رو سے عورتوں کو قانونی طور پر بے پردہ گھومنے پھرنے کی اجازت مل گئی۔ دین اسلام سے اس دوری کا نتیجہ یہ نکلا کہ افغان قوم اپنی اصل روایات سے ہٹ گئی، مغربی ایجنسیوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل گیا، ملک ثقافتی انارکی، سیاسی انتشار اور معاشرتی انحطاط کا شکار

ہوتا چلا گیا۔ پے در پے ایسے انقلاب اور سازشیں رونما ہوئیں کہ ملکی انتظامیہ کی چولیں ہل گئیں۔ یکے بعد دیگرے افغانستان کے حکمران تبدیل اور قتل ہوئے، خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہوئی، جس کے نتیجے میں روس افغانستان میں داخل ہوا، اس دور کی تفصیلات بہت طویل ہیں جو ہمارے موضوع کے احاطہ میں نہیں آتیں۔

امیر امان اللہ خان کے دور میں شروع ہونے والا رفاہی کاموں کی آڑ میں فکری ارتداد اور معاشرتی انحطاط اس وقت عروج پکڑ گیا جب جارح روس دس سال تک پورے افغانستان کو ملیامیٹ کر کے واپس چلا گیا اور یہاں جاہ پسند، اقتدار طلب، نام نہاد مجاہد تنظیموں میں خونریزی جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ ۱۹۸۹ء کے بعد افغانستان میں برساتی کیڑوں مکوڑوں کی طرح پوری دنیا سے کفار کی رفاہی تنظیمیں امڈ آئیں اور انہوں نے اپنے اصل ایجنڈے پر عمل شروع کر دیا، ان تنظیموں کے مقاصد حسب ذیل تھے:

(۱) یورپی ممالک کے لئے سیاسی، سماجی اور فوجی جاسوسی کرنا۔ (۲) منشیات کے عادی افراد کی تعداد میں اضافہ کرنا۔ (۳) خواتین اور بچوں کے حوالے سے افغانستان کو بدنام کرنا۔ (۴) مختلف محاذوں پر زخمی ہونےوالے افراد کو طبی امداد کے نام پر اپاہج اور لولا لنگڑا بنانا۔ (۵) مختلف دھڑوں کو اسلحہ سپلائی کرنا، مالی امداد دینا تاکہ یہاں کبھی امن نہ ہو سکے۔ (۶) فرقہ پرستی کو ہوا دینا۔ (۷) زنا، جوا اور دیگر اخلاقی و معاشرتی جرائم کو فروغ دینا۔ (۸) عیسائیت کی تبلیغ کرنا اور لوگوں کو عیسائی بنانا۔

ان کے علاوہ اور بھی بے شمار مذموم مقاصد ہیں جن کے لئے یہ این جی اوز کام کر رہی ہیں، افغانستان میں ۱۹۸۰ء کے بعد سے آج تک سینکڑوں غیر سرکاری رفاہی تنظیمیں کام کر رہی ہیں خاص طور پر ہمسایہ ممالک میں موجود افغان مہاجرین جو ضروریات زندگی کے حوالے سے آخری سطح سے بھی نچلی زندگی گزار رہے ہیں، ان میں عیسائیت کی تبلیغ کرنا اور انہیں ورغلا کر یورپین ممالک میں پہنچانا، افغان خواتین کو معمولی امداد دے کر عفت و عصمت کو جنس بازار بنانے کی طرف راغب کرنا ان کے ایجنڈے میں شامل ہے...... فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق "کادالفقران یکون کفراً" انسان جب فقر و فاقہ اور بھوک سے عاجز آتا ہے تو کفر کی حدوں کو بھی پھلانگ جاتا ہے اور آج کا کفر انسان کی اس مجبوری و مفلسی سے خوب فائدہ اٹھا رہا ہے۔

ریڈیو صدائے شریعت سے کئی مرتبہ اس قسم کے تبصرے ہو چکے ہیں کہ:

"پشاور میں کام کرنے والے بعض خیراتی ادارے لوگوں کو عیسائی بنانے میں مصروف ہیں، مسیحی کھلم کھلا پاکستان میں اپنے خیراتی اداروں کے ذریعے افغانوں کو مسیحی بنا رہے ہیں، آج کل ان کی سرگرمیاں اتنی نمایاں اور بھرپور ہو گئی ہیں کہ ان سے ہماری قوم اور اسلامی امارت کو براہ راست خطرہ ہے، اس سلسلہ میں بعض بے نام ریڈیو اسٹیشن دری اور پشتو زبانوں میں عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں"۔

فرنٹیر پوسٹ پشاور نے اپنی ایک رپورٹ (دسمبر ۱۹۹۸ء) میں بتایا کہ "عیسائی این جی اوز کی تبلیغ کی بدولت نوے ہزار افغان عیسائی بن چکے ہیں"۔ مگر پشاور کے بعض باخبر حلقے اس تعداد کو کم از کم دو گنا بتاتے ہیں۔

ابھی حال ہی میں کابل سے این جی اوز کی ایک فہرست موصول ہوئی ہے جن کی تعداد ۱۵۷ ہے۔ ان سب کے مثبت کردار کی نفی کرنا تو درست نہیں البتہ بیشتر تنظیمیں ایسی ہیں جو بلاواسطہ مغربی اداروں سے امداد لے رہی ہیں یا بالواسطہ ان کی پروردہ ہیں۔ یہ تنظیمیں جو صحت، تعلیم، زراعت، غذائی ضروریات اور ٹیکنیکل ٹریننگ کے

نام پر قائم ہیں۔ دراصل امارت اسلامیہ کو کمزور کرنے، مادر پدر آزاد کلچر کو پھر سے افغانستان میں رائج کرنے اور لوگوں کو عیسائی بنانے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان میں ایسی تنظیمیں بھی ہیں جو ضرورت مند افراد کو ڈالر مہیا کر کے امارت اسلامی کی حدود میں جرائم کے ارتکاب پر اکساتی ہیں تا کہ اس کے نتیجہ میں شرعی عدالتیں مجرم کو سزا دیں، اس طرح افغانستان کے پرامن مملکت ہونے کا تشخص مجروح ہو۔ اور انہیں عالمی سطح پر پراپیگنڈہ کرنے کا موقع مل سکے۔

یہ تنظیمیں احمد شاہ مسعود کے لئے جاسوسی بھی کر رہی ہیں اور درپردہ اسے اسلحہ اور غذائی ضروریات فراہم کی جارہی ہیں تا کہ وہ طالبان کے مدمقابل دیر تک قائم رہ سکے اور افغانستان مسلسل جنگ کا شکار رہے جس کا لازمی نتیجہ عامتہ الناس کی غربت و افلاس کی شکل میں نکلتا ہے، یہی حالات عیسائیت کی تبلیغ کے لئے سازگار ہوتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق افغانستان کے شمالی علاقوں میں صرف دس ہزار پاکستانی کے بدلے نادار لوگوں کو عیسائی بنایا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے مغربی اداروں نے پانچ سو ملین ڈالر مختص کئے ہیں۔

امارت اسلامیہ اگر مغربی این جی اوز کی ارتدادی سرگرمیوں، قومی سلامتی کے خلاف سازشیں تیار کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور ثبوت ملنے پر "میری میکمیکن" جیسی مکار عورتوں کو ملک بدر کرتی ہے تو پوری دنیا کا میڈیا چیخ اٹھتا ہے اور اس اقدام کو انسانی اقدار و روایات کے خلاف قرار دیتا ہے۔ لیکن یوسف اسلام کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکا جاتا ہے تو مغرب کے آئین میں یہ عین حقوق کے مطابق ہے۔ آخر کیوں؟

بقیہ از ص 49

فرخندہ لودھی ہو کوئی نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہے کہ موصوف یا موصوفہ کا تعلق کس مذہب سے ہے۔ اسی حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ عیسائی قلمکار، اسلامی اقدار پر حملہ آور ہیں اور عام مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ یہ لکھنے والے ان کے اپنے علما بیزار ہیں۔

"نصرۃ العلوم" گوجرانوالہ، مارچ ۹۹ کے صفحہ ۶۲ پر روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۳ فروری ۹۹ برطانوی اخبار انڈیپنڈنٹ، کے حوالے سے لکھے گئے شذرہ کے مطابق "۳۵ نوجوان عیسائیوں نے اسلامی ناموں کی آڑ میں مجاہدین کی دو تنظیموں کے کیمپوں میں مسلح جدوجہد کی تربیت حاصل کی ہے" یہ تو گھر کے بھیدی نے خبر دی ہے۔ اس کے علاوہ اب تک کیا ہوا ہے اور کیا ہو رہا ہے، مسلح جدوجہد ہو یا میڈیا کے ذریعے جدوجہد ہو، تو یہ جاننا چاہیے تو ہمہ جہت کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتی ہے۔

اقلیتوں کے حقوق اور اقلیتوں کی آزادی اور تحفظ کے تقاضے اپنی جگہ مگر اسلامی ناموں کی آڑ میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی اقدار میں ہی سرنگ کے ذریعے ڈاکہ کی اجازت دی جا سکتی۔ یہ ہر اقلیت کے لئے ہے خصوصاً عیسائی اور مرزائی ہم حکومت پاکستان سے، سینٹ اور قومی، صوبائی اسمبلیوں کے ارکین سے اور ملت مسلمہ کے ہر مکتب فکر کے دینی زعماء سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس گھمبیر صورت حال اور ملی المیے کا نوٹس لیں۔ یہ رواداری نہیں دینی شعور و بصیرت کا فقدان ہے۔

آج نوٹس نہ لیا تو کل کے لئے آپ خود یہاں "خداوند یسوع مسیح کی حکومت" کی راہ ہموار کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ عیسائی اپنے ناموں کے ساتھ مسیح لکھیں اور مرزائی اپنے ناموں کے ساتھ قادیانی کا اضافہ کر کے اقلیتوں کے لئے حقوق و تحفظات سے فیضیاب ہوں۔